تذکرۃ الاطہار علیہم السلام

(آئمہ اطہار علیہم السلام کے حالات زندگی)

مؤلف

آیت اللہ علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور۔ 0321-4481214,042-37314311

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔تذکرۃ الاطہارؑ

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آیۃ اللہ علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

مترجم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فضل عباس سیال (الحمد گرافکس لاہور)

سال اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔مارچ 2012ء

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

ہدیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملنے کا پتہ

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

فون نمبرز۔ 0321-4481214,042-37314311

تو اسے زمین پر گرا دیا اور عرض کیا کہ اے پروردگار اگر تو نے ہماری مدد و نصرت آسمان سے روک دی ہے تو اس کے عوض وہ کچھ قرار دے جو اس سے بہتر ہے اور ظالم قوم سے ہمارا بدلہ لے پھر اس بچہ کو اٹھایا اور اپنے اہل بیت کے مقتولین کے ساتھ اسے رکھ دیا۔

عبداللہ بن عقبہ غنوی نے ابوبکر بن حسنؑ بن علی ابن ابی طالبؑ کو تیر مارا اور انہیں شہید کر دیا۔

پھر جب جناب عباسؑ نے اپنے خاندان کے مقتولین کی کثرت دیکھی تو اپنے مادری بھائیوں سے کہا جو کہ عبداللہ، جعفر اور عثمان تھے۔

اے میرے ماں جائے بھائیو آگے بڑھو تا کہ میں دیکھوں کہ تم نے خدا اور اس کے رسولؑ کے لیے خلوص اور نصیحت کا مظاہرہ کیا ہے کیونکہ تمہاری تو کوئی اولاد نہیں (کہ تمھیں کسی قسم کا فکر ہو)

پس عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ میدان میں نکلے اور سخت جنگ کی پھر ہانی بن ثبیت (یا شبیب) حضرمی اور آپ نے ایک دوسرے پر تلوار کے وار کئے اور ہانی نے انہیں شہید کر دیا۔

اور ان کے بعد جعفر بن علیؑ آگے بڑھے اور انہیں بھی ہانی نے شہید کیا۔

اور خولی بن یزید اصبحی لعین نے عثمان بن علی علیہ السلام کا ارادہ کیا اور وہ اپنے بھائیوں کی جگہ پر کھڑے تھے اس لعین نے انہیں تیر مار کر پچھاڑ دیا اور بنی دارم کے ایک شخص نے ان پر حملہ کر کے ان کا سر قلم کر دیا۔

اور اس جماعت نابکار نے امام حسینؑ پر حملہ کیا یہاں تک کہ وہ آپ کے لشکر پر غالب آ گئے آپ کو سخت پیاس لگی تو آپ فرات کے بند پر گئے اور دریائے فرات کی طرف جانے کا ارادہ کیا۔

آپ کے سامنے آپ کے بھائی حضرت عباس تھے ابن سعد ملعون کے گھڑسوار درمیان میں حائل ہو گئے۔ ان میں سے بنی دارم کا ایک شخص ان (کے اپنے ساتھیوں) سے کہنے لگا۔

تمہارے لیے ہلاکت و افسوس ہو اس کے اور فرأت کے درمیان رکاوٹ بن جاؤ اور پانی کی طرف راہ نہ دو۔ اس پر امام حسینؑ نے فرمایا

خدایا اس کو پیاسا رکھنا'' اس دارمی نے غصہ میں آ کر آپ کو ایک کے گلوئے اطہر میں پیوست ہو گیا

آپ نے وہ تیر نکالا اور اپنے حلق کے نیچے ہاتھ رکھ دیا تو آپ کی دونوں ہتھیلیاں خون سے پر ہو گئیں پھر آپ نے وہ خون پھینک دیا اور کہا

خدایا میں تیری بارگاہ میں جو کچھ تیرے نبی کی بیٹی کے بیٹے کے ساتھ ہو رہا ہے، اس کی شکایت کرتا ہوں۔

پھر آپ اپنی جگہ پر پلٹ آئے اور آپ پر پیاس کی شدت تھی۔

دشمن نے جناب عباس کو گھیر لیا اور انہیں جناب حسینؑ سے جدا کر دیا اور وہ تنہا جنگ کرتے کرتے شہید ہو گئے، خدا ان پر اپنی رحمت نازل فرمائے آپ کو زید بن ورقاء حنفی اور حکیم بن طفیل سنبی (یا شنبسی) نے اس وقت

قتل کیا جب کہ آپ زخموں سے چور ہو چکے تھے اور ہلنے کی طاقت باقی نہیں رہی تھی (یہ یاد رہے کہ مولف چونکہ اختصار کر رہے ہیں لہٰذا انہوں نے شہدا کے واقعات اور ان کی جنگ کی تفصیلات نقل نہیں کیں لہٰذا تفصیلات کے لیے دوسری کتب کی طرف رجوع کریں، مترجم) اور جب امام حسینؑ دریا کے بند سے خیمہ کی طرف پلٹ آئے تو شمر بن ذی الجوشن اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ آگے بڑھا اور انہوں نے آپ کو گھیر لیا پس ان میں سے ایک شخص جسے مالک بن یسر کندی کہا جاتا تھا زیادہ تیزی دکھا رہا تھا۔

اس (لعین) نے امام حسینؑ کے سر پر تلوار ماری اور آپ کے سر پر ایک ٹوپی تھی اس ضرب نے اس کو کاٹ دیا اور سر تک جا پہنچی جس سے خون بہنے لگا اور ٹوپی خون سے پر ہو گئی تو حسینؑ نے اسے فرمایا تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھا پی نہیں سکے گا اور خدا تجھے ظالموں کے ساتھ محشور کرے گا'' پھر آپ نے وہ ٹوپی پھینک دی اور کپڑے کا ایک ٹکڑا منگوایا کہ جس سے سر کو باندھ لیا اور دوسری ٹوپی منگوا کر پہنی اور اس پر آپ نے عمامہ باندھا۔

اور شمر بن ذی الجوشن اور جو لعین اس کے ساتھ تھے وہ اپنی جگہ واپس چلے گئے پس آپ تھوڑی دیر تک ٹھہرے رہے پھر آپ میدان کی طرف لوٹے وہ ملاعین بھی آپ کی طرف لوٹ آئے اور آپ کو گھیر لیا۔

ناگاہ عبداللہ بن حسنؑ بن علیؑ جو کہ ابھی بچے تھے اور حد بلوغ کو نہیں پہنچے تھے عورتوں کے ہاں سے فوج کی طرف نکلے اور وہ تیزی سے دوڑ کر اپنے چچا حسینؑ کے پاس آ کھڑے ہوئے تو ان کی پھوپھی جناب زینبؑ بنت علی علیہا السلام بچہ کے پاس پہنچیں تا کہ اسے روکیں اور حسینؑ نے بھی فرمایا

''اے بہن اس کو روک لو۔'' تو بچہ نے سختی سے انکار کر دیا اور کہا کہ

نہیں خدا کی قسم میں اپنے چچا سے جدا نہیں ہوں گا۔

اور ابجر بن کعب لعین حسینؑ کی طرف تلوار لے کر لپکا تو بچے نے اسے کہا کہ

اے خبیث عورت کے بیٹے! کیا تو میرے چچا کو قتل کرے گا؟

پس ابجر نے شہزادے کو تلوار ماری بچے نے اپنا ہاتھ آگے کر دیا اس نے چمڑے تک ہاتھ کاٹ دیا اور اس وقت وہ ہاتھ لٹکنے لگا اور بچے نے پکار کر کہا ''ہائے اماں'' پس حسینؑ نے بچے کو پکڑ کر سینے سے لگا لیا اور فرمایا کہ

اے میرے بھائی کی یادگار! اس مصیبت پر صبر کرو جو تم پر نازل ہوئی ہے اور اس کے بدلے خدا سے بہتری کی توقع رکھو بے شک وہ تجھے اپنے نیک اور صالح آباء واجداد سے ملا دے گا۔

پھر امام حسینؑ نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور فرمایا

خدایا پس اگر کچھ وقت تک انہیں دنیا کے منافع سے بہرہ ور رکھنا ہے تو انہیں فرقوں میں بانٹ دے اور انہیں مختلف گروہوں میں قرار دے اور ان سے والیوں اور حاکموں کو کبھی راضی نہ رکھنا کیونکہ انہوں نے ہمیں بلایا تھا کہ یہ ہماری مدد کریں گے پھر انہوں نے ہم پر زیادتی کی اور ہمیں قتل کیا۔